سوال

(247) واجب اور فرض میں کیا فرق ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

واجب اور فرض میں کیا فرق ہے؟ یعنی جس بات کو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے وہ بات تو فرض ہے اور واجب کیا چیز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض اور واجب فقہاء رحمۃ اللہ علیہ کے اصطلاحی الفاظ ہیں۔ بعض نے اپنی اصطلاح میں فرض واجب میں فرق کیا ہے اور بعض نے فرق نہیں کیا ہے جن لوگوں نے فرق کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو حکم شرع نے کیا اور اس کے منع ترک پر قطعی دلیل قائم ہے یعنی ایسی دلیل جس میں کسی طرح کا شبہہ نہیں ہے تو وہ فرض ہے اور اگر اس پر دلیل ظنی قائم ہے یعنی شبہہ ہے تو واجب ہے جیسا کہ توضیح تلویح (ص۔335۔336۔چھاپہ نولکشور1288) میں ہے۔ (عبارت توضیح)

فان كان الفعل اولی من الترك مع منعه اي منع الترك بدليل قطعي فلا فعل فرض و بظني واجب

(عبارت تلویح)

فالفرض لازم علما وعملا اي يلزم اعتقاد حقيقته والعمل بموجبه لثبوته بدليل قطعي حتي لو انكره قولا واعتقادا كان كافرا والواجب لا يلزم اعتقاد حقيقته لثبوته بدليل ظني

(توضیح کی عبارت) پس اگر وہ فعل منع کے ساتھ ساتھ ترک سے زیادہ اولی اور بہتر ہو یعنی اس کے منع ترک پر قطعی دلیل قائم ہو تو وہ فرض ہے اور اگر ظنی دلیل قائم ہو تو وہ واجب ہے (عبارت تلویح) پس فرض علم و عمل کے اعتبار سے لازم ہے یعنی اس کی حقیقت کا اعتقاد رکھنا لازم ہے رہا اس کے موجب کے ساتھ عمل تو وہ اس کے قطعی دلیل کے ساتھ ثابت ہونے کی بنا پر ہے؟ حتی کہ اگر وہ قولی اور اعتقادی طور پر اس کا انکار کرے گا تو وہ کافر ہوگا رہا واجب تو اس کے حق ہونے کا اعتقاد اس کے ظنی دلیل کے ساتھ ثابت ہونے کی وجہ سے لازم نہیں ہے)

منار متن نور الانوار (ص:164 چھاپہ مصطفائی) میں ہے

فالاول فريضة وهي ما لا يحتمل زيادة ولا نقصانا ثبت بدليل لا شبهة فيه كالايمان والاركان الاربعة وحكمه اللزوم

(پس پہلا فرض ہے اور وہ وہ ہے جو زیادتی اور نقصان کا احتمال نہ رکھتا ہو۔ ایسی دلیل کے ساتھ ثابت ہو جس میں کوئی شبہہ نہ ہو جیسے ایمان اور ارکان اربعہ اس کا حکم لزوم ہے)

جن لوگوں نے فرض اورواجب میں فرق نہیں کیا ہے ان میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جیسا کہ توضیح (ص:339چھاپہ مذکورہ) میں ہے

"والشافعی لم یفرق بین الفرض والواجب"

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرض وواجب میں فرق نہیں کیا ہے) تلویح (ص:11و214(چھاپہ مذکورہ) میں ہے

"فالمراد بالواجب مایشتمل الفرض ایضالان استعمالہ بھذا المعنی شائع عندھم کقولھم الزکاۃ واجبۃ والحج واجب"

(پس واجب سے مرادیہ ہے جو فرض پر بھی مشتمل ہوکیوں کہ ان کے نزدیک اس کا استعمال اس معنی میں شائع اورعام ہے جیسے ان کا کہنا: زکات واجب ہے اورحج واجب ہے)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد05